پروفیسر محمد حمزہ نعیم

صحابیت اور احتیاط کا پہلو

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی گنتی کسی اعداد وشمار کے بس کا روگ نہیں بقول حضرت کمتر پپلانوی رحمتہ اللہ علیہ

جیہڑے آندے گئے نیڑے باہندے گئے

کئی ایسے خوش نصیب ہیں جو آئے شہادتین کا اقرار کیا، غازیوں میں شامل ہوئے اور عروس شہادت کو گلے لگا لیا، نہ نماز، نہ زکواۃ، نہ روزہ، نہ حج عَمِلَ قَلیلاً وَّاُجِر کثیراً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل تو کم ہے مگر اجرت بہت زیادہ۔ علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ جس کسی نے بھی نبی علیہ السلام کو دیکھ لیا، ایمان کے ساتھ وفات پائی یا نبی علیہ السلام نے اسے دیکھ لیا اور اس نے ایمان پر وفات پائی اب وہ ''اصحابی (میرے صحابہ)'' میں شامل ہو گیا۔ جس نے اسے یائے متکلم کے ساتھ پہچان لیا وہ بھی خوش نصیب ہے۔ یہاں نام کا کوئی تعلق نہیں، خاندان کا کوئی تعلق نہیں، علاقہ اور زبان کا کوئی امتیاز نہیں۔ بس ''اصحابی'' میرے صحابہ! بلال حبشہ سے غلام بن کر آیا ہے اسے مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جا رہا ہے۔ مگر وہ کلمہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتا۔ بالآخر موذن رسول بنا ہے۔ وہ دیکھو زِنّیرہ کی آنکھیں نکالی جاری ہیں۔ وہ دیکھو ایک باندی کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر مخالف سمت میں اونٹ دوڑا دیے جاتے ہیں، وہ اللہ کی بندی کلمہ نہیں چھوڑتی، شہید اوّل کا لقب پا جاتی ہے۔ سُمَیّہ شہید ہو جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِصبِرُوا آلَ یَاسِر فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃ اے یاسر اور اس کے بیوی بچو! اک ذرا صبر جنت تمہارے ہی لیے بنی ہے۔ (اوکما قال) ایک اور غلام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اوّل المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دیکھ کر برداشت نہیں کر پاتے زر کثیر دے کر کتنے ہی غلاموں کو خرید لیتے ہیں۔ عامر بن فُہیرہ ہجرت کی راتوں میں خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھاگ دوڑ کرتے نظر آتے ہیں۔ خباب بن ارت کی پیٹھ سے کپڑا اٹھتے ہی ابن خطاب حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ اے خباب! ایسی پیٹھ تو کسی کی دیکھی نہیں۔ عرض کرتے ہیں ''امیر المومنین میں نے جب اسلام میں سبقت کی تو مشرکین مکہ مجھے جلتے انگاروں پر لٹا دیتے۔ ''محمد کو چھوڑ دو یا ایسے ہی آگ پر جل جاؤ گے'' مگر امیر المومنین میں نے جلنا قبول کیا، ان کی سزاؤں کو قبول کیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمے کو نہیں چھوڑا۔ صہیب گورے رنگ کے ہیں مگر غلام ہیں اسلام لا کر سخت مظالم برداشت کیے۔ اسلام پر بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کے حکمران مُراد رسول امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہادت کے وقت انھی صہیب کو خلافت کمیٹی کے فیصلے تک امت کا امام اور مصلی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بنا دیتے ہیں۔ وہ دیکھو ایک اور جو یائے حق فارس سے چلتا ہے۔ اسے آخری نبی کی تلاش ہے وہ کئی راہبوں اور عیسائی علما سے سن چکا ہے کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا وقت ہو چکا ہے اور وہ عرب سرزمین پر کسی کھجوروں والی بستی میں آئیں گے۔ سلمان بھوک پیاس برداشت کرتے سفروں پر سفر کرتے رستے میں لٹتا ہے، غلام بنتا ہے لیکن اسی غلامی کی حالت میں جب وہ آنکھیں کھول کر اپنے قرب وجوار کو دیکھتا ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی وہ کھجوروں

کے دیس میں پہنچ چکا ہے۔ وہ خوش ہے کہ جلدی ہی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔ پھر خود آقا ہی اس کا زرِ فدیہ ادا فرماتے اور تین سو درخت کھجوروں کے خود اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے مبارک و مسعود ہاتھوں سے لگوا کر اس کو آزاد کرواتے ہیں۔ غلاموں باندیوں سے پوچھا جاتا ہے تم کون ہو، کس خاندان سے ہو، کس کے بیٹے ہو، وہ کیوں کسی کافر کو اپنا باپ بتائیں؟ وہ کہتے نظر آتے ہیں۔ اَبِی الاِسْلَامُ لَا اَبَ لِی سِوَاہُ. ہمارا باپ اسلام ہے، اسلام کے سوا ہمارا کوئی باپ نہیں۔ حارثی فہری قریشی خاندان کے معزز و محترم سردار عامر ابوعبیدہ سے باپ کا نام پوچھا جاتا ہے۔ وہ اپنے مشرک باپ کو غزوہ بدر میں بدست خود قتل کر چکے ہیں۔ وہ اس عبداللہ کا نام نہیں لیتے آج بھی اہل علم اور علماء حضرات اس کو ابوعبیدہ بن عبداللہ نہیں، دادا کے نام سے ابوعبیدۃ ابن الجراح کے نام سے شناخت کرتے ہیں۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

ہم اگر یوں کہیں کہ مومن اوّل خلیفہ بلافصل امام الصحابہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر ایمان قبول کرنے والے آخری صحابی حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ تک یا حضرت وحشی تک یا کوئی بھی جو سب سے آخر میں ایمان لایا اور اس نے خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی اور اسی ایمان ہی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا تو اب فرمان فیض نشان سید الانس والجان علیہ الصلوۃ والسلام ''اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر (جو میلوں پر پھیلا ہوا ہے) سونا اللہ کی راہ میں نہایت خلوص نیت کے ساتھ صدقہ کر دے تو وہ میرے ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کے ایک مُد جو، یا نصف مُد کے برابر بھی ہرگز نہیں ہو سکتا (او کما قال) اور یہ عظمت یائے متکلم کی ہے ''میرے صحابہ''......

صحبت رسول کا تاج جس کسی کے سر پر سج گیا وہ تمام منازل و مراتب کی معراج پر پہنچ گیا۔

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

ہم نہیں جانتے، کوئی نہیں جانتا، کتنے ہی خوش نصیب صحابی بنے مگر چند ہزار اصحاب رسول کے نام معلوم ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار خوش نصیبوں میں سے باقی کون کون ہیں؟ مطلقاً ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو بھی کوئی اصحابِ رسول ہیں ''الصحابۃ کلھم عدول'' وہ سب عدول ہیں، وہ سب من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا گویا اس کے سینے میں میرا بغض ہے تو ان سے بغض رکھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی صحابی خواہ وہ صحابہ کے آخری درجے میں ہے کے بارے میں اپنا دل صاف رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ان سے محبت کریں۔ بقول علامہ سید نور الحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ ''قیامت کے دن صحابہ اپنے اعمال کی بنیاد پر نہیں، نسبتِ صحابیت کی بنیاد پر تولے جائیں گے اور نسبت کا پلڑا بھاری ہوگا۔ جب کہ باقی امت اپنے اعمال کی بنیاد پر تولی جائے گی۔'' حضرت عثمان کے داماد اور حضرت علی کی دو بیٹیوں کے سُسر جناب مروان بن حکم رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ان کے باپ حضرت عثمان کے چچا حکم بن ابی العاص صحابی ہیں۔ اگرچہ ایک بڑی جماعت کے نزدیک مروان صغار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں (البدایہ ص ۲۵۸/ج ۸) احتیاط کا پہلو کیا ہے؟ ہم آج ہی سوچ لیں، پہلے اس سے کہ حشر کے میدان میں ہمارا دامن ہو اور اصحابِ رسول کا ہاتھ، وہاں اس معاملے میں معافی نہیں ملے گی۔